بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اداریہ

ایوب بیگ

اِک کرسی کا سوال ہے بابا!

رمضان قرآن اور پاکستان محض ہم قافیہ الفاظ نہیں ہیں بلکہ دنیا کے کسی دوسرے گوشے میں بسنے والے مسلمانوں کی نسبت مسلمانانِ پاکستان کا رمضان اور قرآن سے اضافی تعلق بھی ہے وہ اس لئے کہ پاکستان رمضان کی اس شب میں قائم ہوا' جس کے بارے میں گمان غالب ہے کہ وہ لیلۃ القدر ہی ہے جسے قرآن نے نزولِ قرآن کی شب ہونے کی بنا پر ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا گیا۔ اگرچہ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مسلم لیگ یہ ثابت کر چکی تھی کہ وہ برصغیر کے مسلمانوں کی حقیقی نمائندہ جماعت ہے لیکن پھر بھی ۱۹۴۷ء کے آغاز میں یقین سے نہیں کہا جا سکتا تھا کہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت پاکستان اسی سال دنیا کے نقشہ پر حقیقت بن کر اُبھر سکے گی۔ انگریز حاکموں اور برصغیر کی بڑی قوم ہندو کی شدید ترین مخالفت کے باوجود اس کا قائم ہو جانا ہی کچھ ناقابل فہم سا محسوس ہوتا ہے۔ لیکن تشکیل پاکستان کے تاریخی واقعات کو مرحلہ وار دیکھیں تو اس سال ستائیس رمضان المبارک کی نصف شب کے قریب قیام پاکستان کا اعلان خالصتاً "کن فیکون" کا مظہر محسوس ہوتا ہے۔ ۱۹۴۰ء کی قرار داد لاہور میں پاکستان کا ذکر نہیں تھا بلکہ اس میں آزاد مسلمان ریاستوں کا ذکر ہے۔ اس پس منظر میں ایک ہزار میل سے زائد زمینی فصل رکھنے والے دو حصوں پر مشتمل ایک ریاست کا قائم ہو جانا معجزہ محسوس ہوتا ہے اس لحاظ سے پاکستان کو بجا طور پر مملکت خداداد کہا جاتا ہے۔ لیکن رمضان اور قرآن کے ساتھ مسلمانانِ پاکستان نے کیا سلوک کیا یہ ایک دل فگار کہانی ہے۔ رمضان کو تاجروں' ساکھنوں اور صنعت کاروں نے لوٹ کھسوٹ اور چور بازاری کا مہینہ بنالیا۔ حکومت کا حال یہ ہے کہ گراں فروشی کے الزام میں چھوٹے چھوٹے دکانداروں اور کریانہ فروشوں کو گرفتار کر رہی ہے اور اپنی گراں فروشی کا یہ عالم ہے کہ تقریباً ساٹھ فیصد ستا تیل خرید کر پہلے سے بھی پچیس فیصد زائد قیمت پر عوام کو فراہم کر رہی ہے۔ تراویح کی آواز لاؤڈ سپیکر پر مسجد سے باہر آنے کی ممانعت ہے جبکہ فحش گانوں کی اونچی آواز سے ریکارڈنگ پر کوئی پابندی نہیں۔

برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان بنا کر ہندو سے ہزار سالہ رفاقت ختم کی' اس کی دشمنی مول لی اور نتیجہ کے طور پر ہندو کے ہاتھوں لاکھوں مسلمان بے گھر ہوئے بے شمار قتل ہوئے اور ان گنت مسلم خواتین کی بے حرمتی ہوئی یعنی پاکستان پر جان' مال اور عزت جو انسان کا کل سرمایہ ہوتا ہے' سب کچھ لٹا دیا۔ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ اتنا پرکشش نعرہ تھا اور نظریہ پاکستان کی اصطلاح اتنی دلپذیر تھی کہ یہ قربانیاں حقیر محسوس ہوتی تھیں۔ نظریہ پاکستان یعنی اسلام کے یوں تو دو بنیادی ماخذ ہیں قرآن' حدیث اور سنت رسول ﷺ لیکن یہ دو بھی اس طرح اکائی بن جاتے ہیں کہ حضور ﷺ قرآن مجسم اور قرآن ناطق بھی تو کہلاتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث کے مطابق قرآن سیرت رسول ﷺ اور خُلق رسول ﷺ ہی کا تو بیان ہے۔ یعنی قرآن دین متین کا اصل منبع سرچشمہ اور ماخذ ہے۔ لہٰذا نظریۂ پاکستان کی آبیاری کے لئے پاکستان میں جو پہلا کام ہونا چاہئے تھا وہ یہ تھا کہ قرآن کی تعلیم کو عام کیا جاتا' قرآن کی زبان کو سیکھا اور سکھایا جاتا آخر انگریزی زبان میں مہارت حاصل کی جا سکتی ہے تو قرآن کو پڑھنے اور سمجھنے کے لئے عربی کیوں نہیں سیکھی جا سکتی۔ اگرچہ قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ اسے سمجھے بغیر بھی پڑھا جائے تو ایک لطف' سرور اور کیف محسوس ہوتا ہے لیکن عملی زندگی میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر صراط مستقیم پر چلنے کے لئے احکاماتِ قرآنی کو اپنا امام بنانے کی ضرورت تھی۔ اس کے حکم پر عمل کیا جاتا اور اس کے روکے رکا جاتا۔ لیکن صد افسوس کہ عوامی اور حکومتی دونوں سطحوں پر عملی زندگی سے اسلام کو خارج کر دیا گیا۔ ہم مصنوعی روشنیوں کے ذریعے عزت و وقار کا راستہ ٹٹولنے کی کوشش کر رہے ہیں اور فطری روشنی کے مینار قرآن مجید پر ریشمی جزدانوں کے بے شمار غلاف ڈال دیئے ہیں اور شعوری یا غیر شعوری طور پر کوشاں ہیں کہ حق کو دبیز ریشمی پردوں میں چھپا دیا جائے نتیجتاً ہم صراط مستقیم سے بہت دور ہو چکے ہیں۔ اسلام کے عادلانہ نظام کو اپنانا تو دور کی بات ہے ہم عام انسانی اخلاقیات سے بھی عاری ہو چکے ہیں۔ ظلم' ناانصافی' کرپشن' خیانت' جھوٹ' بددیانتی اور منافقت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا۔ اپنے معاشرے پر نگاہ ڈالئے سیاسی اور معاشی سطح پر ہماری کوئی کل سیدھی نہیں۔ بیرون ملک ہماری پہچان ایک بھکاری ملک کی ہے۔ دولت اور وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم نے طبقاتی خلیج کو بہت وسیع کر دیا ہے یا وہ لوگ ہیں جو نزلہ وزکام کے علاج کے لئے یورپ میں ہسپتال بک کرواتے ہیں اور اپنے کتوں کے لئے ایئر کنڈیشنڈ کمرے تعمیر کرواتے ہیں یا وہ لوگ ہیں جو بھوک کے ہاتھوں بعض اوقات رسی باندھ کر چھت سے جھول جاتے ہیں۔

اندرون ملک اداروں نے ظاہری طور پر بڑی ترقی کی ہے سپریم کورٹ کے لئے نئی جدید طرز کی عمارت تعمیر ہوئی ہے لیکن عوام انصاف کو ترس رہے ہیں۔ واپڈا کی بلند و بالا عمارتیں دیکھتے ہوئے سر پر ٹوپی قائم نہیں رہتی لیکن لوڈ شیڈنگ نے پاکستانیوں کی دنیا اندھیر کی ہوئی ہے۔ کارپوریشن کے لارڈ میئر بھی ہیں اور ڈپٹی میئروں کے انبار لگے ہوئے ہیں لیکن سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور مین ہول معصوم جانیں نگلنے کے لئے منہ کھولے ہوئے ہیں۔ قومی اسمبلی شریعت بل منظور کر رہی ہے اور قومی اسمبلی کے مجازی خدا اپنی بیگم کو تسلی دے رہے ہیں کہ کوئی تبدیلی نہیں آئے گی اور تمہارے حجام کو پاکستان سے باہر نہیں جانا پڑے گا۔ نفاذ شریعت کے بارے میں وزیر اعظم کی سوچ اتنی محدود ہے کہ وہ محض سپیڈی ٹرائل کو اور چوک میں سرعام چند لوگوں کو لٹکا دینا اسلامی نظام کا حاصل سمجھتے ہیں۔ یعنی وہ ملک جسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور قرآن جس کا دستور حیات بتایا گیا تھا وہ بین الاقوامی سطح پر اسلام کے امیج کو مسخ کر رہا ہے۔ اگرچہ اپنی کرتوتوں کی وجہ سے ہم بند گلی میں داخل ہو چکے ہیں لیکن مایوسی کفر ہے۔ ضرورت ہے واپس لوٹنے کی' قرآن کی طرف رجوع کرنے کی جو نسخہ کیمیا ہے اور اس میں ہمارے تمام مسائل کا حل موجود ہے' جو ہمیں ماضی سے بھی آگاہ کرتا ہے اور مستقبل کے لئے رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ کیا اسلامی ممالک میں سے صرف پاکستان ہی نے قرآن حکیم سے اعراض کیا ہے اور اسے پس پشت ڈالا ہے اور اس کے نتیجہ میں یہ اس حال کو پہنچا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ پاکستان واحد اسلامی ملک ہے جس کے قیام کا جواز اسلام بتایا گیا تھا۔ کسی اور ملک نے اپنے نام کا مطلب لا الہ الا اللہ نہیں بتایا علاوہ ازیں اگر دوسرے اسلامی ممالک نے بھی قرآن کو ترک کیا ہے تو کون سی دنیا میں عزت کمائی ہے۔ آج پوری دنیا میں ایک اسلامی ملک بھی ایسا نہیں ہے جو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا دعویٰ کر سکے اور وقت کی سپر پاور سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکے۔ گزشتہ ہفتے جب امریکہ عراق کا بھرکس نکال رہا تھا تو اسلامی ممالک کے سربراہ بڑے محتاط انداز سے اظہار افسوس کر رہے تھے کہ کہیں امریکہ بہادر کو کوئی بات ناگوار نہ گزر جائے۔ اِک کرسی کا سوال ہے بابا!

○ ○ ○

قرآن انسانوں کے لئے اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے

اللہ کا قرب حاصل کرنے اور دین کی خدمت کے طلبگاروں کے لئے قیام اللیل لازم ہے

حیوانی تقاضے منہ زور ہو جائیں تو انسان خواہشاتِ نفسانی کے ہاتھوں کھلونا بن کر رہ جاتا ہے

اللہ کے دشمنوں سے جنگ کا حکم دینے سے پہلے اہل ایمان پر روزہ کی عبادت کو فرض کیا گیا

نعمت ہدایت کے بغیر دیگر نعمتیں بھی انسان کے لئے زحمت بن جاتی ہیں

مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے ۲۵/ دسمبر ۹۸ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

(مرتب : نعیم اختر عدنان)

حمد و ثناء تلاوت آیات اور ادعیۂ ماثورہ کے بعد فرمایا : اگرچہ لفظ صوم یا صیام اہل عرب کے ہاں پہلے سے مستعمل تھا لیکن عرب روزہ کی عبادت سے ناواقف تھے جبکہ یہود اس عبادت سے واقف تھے۔ لغت میں "صوم" کے معنی ہیں رک جانا' یعنی انسان میں موجود تمام حیوانی داعیات مثلاً کھانے' پینے اور جنسی خواہش سے رک جانا۔ عربوں کے ہاں رواج تھا کہ وہ اپنے گھوڑوں کو صوم رکھواتے تھے۔ اس لئے کہ عربوں کے ہاں غارت گری اور لوٹ مار عام تھی' چنانچہ اشہر حرم کے چار مہینوں کے علاوہ باقی آٹھ مہینوں میں جنگ و جدال اور لوٹ مار ہی ان کا مشغلہ ہوتا تھا۔ عربوں کی بدوی زندگی میں اونٹ ایسا جانور تھا جو وہاں کی آب و ہوا سے مطابقت رکھتا اور کئی دن تک بھوک پیاس کے باوجود موسم کی سختیاں برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ جنگ اور لوٹ مار میں اونٹ کی بجائے گھوڑے کو موزوں تر جانور کی حیثیت حاصل تھی مگر گھوڑا مزاجاً نازک جانور ہے چنانچہ گھوڑا اگر اپنی طبعی نزاکت کی وجہ سے عین میدان جنگ میں بھوک' پیاس اور گرمی کو برداشت نہ کرسکنے کی وجہ سے ساتھ چھوڑ جائے تو شامت تو سوار کی آجائے گی! اس مشکل کے ازالہ کے لئے اہل عرب گھوڑوں کو نامساعد حالات کے مقابلے کے لئے کئی کئی دن بھوکا' پیاسا رکھ کر تند و تیز اور گرم لو میں کھڑا رکھتے۔ عربوں کے ہاں لفظ "صوم" اسی معنی میں مستعمل تھا۔ اسی لفظ صوم کو قرآن مجید نے روزہ کی عبادت کے لئے اختیار کیا۔ اس میں ایک مشابہت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ جیسے عرب اپنے گھوڑوں کو جنگی معرکوں کے لئے تیار کرنے کے لئے "صوم" رکھواتے تھے' ویسے ہی اللہ کے دشمنوں سے جنگ کرنے کا حکم دینے سے پہلے اہل ایمان پر روزہ کی عبادت فرض کردی گئی۔ چنانچہ روزہ کی فرضیت کا ذکر سورۃ البقرۃ کے ۲۳ویں رکوع میں آیا ہے جبکہ ۲۴ویں رکوع میں قتال فی سبیل اللہ کا حکم وارد ہوا ہے۔ یوں ایک مناسبت قائم ہو گئی۔

روزہ کی فرضیت کے حکم کی پہلی آیت میں روزہ کا اصل مقصود تقویٰ قرار دیا گیا ہے' چنانچہ فرمایا : "اے ایمان والو! تم پر بھی روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے"۔ روزہ کی تقویٰ کے ساتھ مناسبت بآسانی سمجھ میں آجاتی ہے کہ اگر انسان کے حیوانی تقاضے منہ زور ہو جائیں اور انسان انہیں قابو میں نہ رکھ سکے تو درحقیقت انسان ان خواہشات کے ہاتھوں کھلونا بن کر رہ جاتا ہے۔ لہٰذا جب تک انسان اپنی نفسانی خواہشات پر قابو یافتہ نہ ہو تو یہ انسان سے من مانی کروائیں گی۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضورؐ سے فرمایا گیا ہے کہ "اے نبی کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس ہی کو اپنا معبود بنالیا ہے"۔ جب انسان جائز و ناجائز کا فرق مٹا کر اپنے نفس کی ہر خواہش کو پورا کرنے میں لگ جائے تو ظاہر ہے ایسے انسان کا معبود تو اس کا نفس ہی ہوتا ہے اور ایسا شخص نفس کا پجاری بن جاتا ہے۔ نفس انسانی کے تقاضوں' مطالبوں اور خواہشوں کو حلال ذرائع سے پورا کرنا اور حرام سے بچنا ہی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ اگر جائز ذرائع سے نفس کے تقاضے پورے نہیں ہو رہے تو پھر اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کرنا ہوگا' وگرنہ انسان دنیا میں کوئی اونچا اور بلند تر کام نہیں کرسکے گا۔ اس لئے کہ جن لوگوں نے بھی دنیا میں بڑے کام کئے ہیں انہوں نے سختیاں اور مشکلات برداشت کیں تب وہ عظیم کارنامے سرانجام دینے کے قابل ہو سکے۔ جو لوگ حیوانی سطح پر ہی زندگی گزارتے ہیں وہ دوسرے انسانوں کا آلۂ کار بن جاتے ہیں خود ان کی کوئی حیثیت' ان کا کوئی وقار' ان کا کوئی استقلال یا ان کی آزاد حیثیت نہیں ہوتی۔ جیسے انسان جانوروں کو اپنی خدمت کے لئے استعمال کرتا ہے ویسے ہی یہ بھی دوسروں کے آلۂ کار بن کر حیوانوں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں۔

تقویٰ کیا ہے؟ ہر انسان کے اندر ایک خودی اور انا ہے اور دوسرے اس کا حیوانی وجود۔ یہ خودی اگر حیوانی وجود پر غالب اور قابو یافتہ ہے تو ایسا شخص واقعتاً انسان ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے' بصورت دیگر انسان کی خودی پر اس کے حیوانی تقاضے غالب ہوں تو وہ انسان کہاں رہا وہ تو حیوان ہے۔ چنانچہ ایسے ہی انسانوں کے بارے میں قرآن مجید نے فرمایا : ﴿أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾ "ایسے لوگ حیوانوں سے بھی بدتر ہیں اس لئے کہ انسان کو عقل و شعور کی صلاحیتیں دے کر اشرف المخلوقات بنایا گیا تھا مگر اس کے باوجود اگر یہ حیوانی تقاضوں ہی کو اپنا مقصود بنائے تو پھر یہ جانور سے بدتر مقام ہے۔ روزہ کی مشق بھی درحقیقت ضبط نفس کی عظیم ریاضت ہے جو انسان میں اپنے حیوانی تقاضوں پر قابو پانے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔

اس ریاضت و عبادت کے لئے بارہ مہینوں میں سے

رمضان المبارک کے مہینے کا انتخاب کیا گیا۔ وہ اس لئے کہ یہی وہ مہینہ ہے کہ جس میں قرآن نازل کیا گیا: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ اور اللہ تعالیٰ کی نوعِ انسانی پر سب سے بڑی نعمت اور سب سے بڑا احسان قرآن مجید ہے۔ قرآن کی عظمت یہ ہے کہ یہ تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ انسانوں کے لئے سب سے بڑی نعمت ہدایت ہے۔ یہ ایسی نعمت ہے کہ اس کے ساتھ دوسری چیزیں بھی نعمتیں بن جائیں گی' وگرنہ نعمت ہدایت کے بغیر دیگر نعمتیں' نعمت کی بجائے زحمت بن جائیں گی۔ مثلاً صحت اللہ کی نعمت ہے۔ اب اگر ہدایت نہ ہو تو صحت مند انسان عیاشیاں اور بدمعاشیاں کرے گا اور یہی صحت غلط جگہ استعمال ہوگی۔ اسی طرح دولت کا معاملہ ہے' یہ بھی اسی وقت نعمت ہوگی جب نعمت ہدایت ساتھ ہوگی وگرنہ اسی دولت سے انسان گلچھرے اڑائے گا' اسراف و تبذیر سے کام لے گا اور شیطان کا بھائی بن جائے گا۔ قرآن مجید کی دوسری صفت یہ بیان فرمائی کہ: ﴿بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى﴾ یعنی ایسی روشن ہدایت جسے کم سے کم استعداد والا انسان بھی سمجھ سکے اور اس سے استفادہ کر سکے' جبکہ بڑے سے بڑے فلسفی کو بھی اس کتاب ہدایت کے اندر ہدایت کا سامان ملے گا۔ سورۃ القمر میں چار بار فرمایا گیا: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ "اور ہم نے قرآن کو یاددہانی حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے' تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا"۔ قرآن کو "فرقان" بھی کہا گیا یعنی یہ کتاب صحیح اور غلط میں فرق واضح کر دیتی ہے کہ یہ راستہ سیدھا اور یہ ٹیڑھا ہے' یہ معاملہ غلط ہے اور یہ صحیح ہے' یہ جائز ہے اور یہ ناجائز ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جو غیر معمولی نعمت عطا فرمائی ہے اس کا نزول بھی رمضان المبارک کے مہینہ میں ہوا۔

روزے کی عبادت کو رمضان المبارک کے مہینہ سے منسلک کر کے حکمت خداوندی نے اسے دو طرفہ پروگرام بنا دیا ہے' یعنی دن کا روزہ اور رات کا قیام اور قیام اللیل میں قرآن مجید کی آیات بینات کی تلاوت کرنا' قرآن کے ساتھ جاگنا۔ رمضان المبارک کے یہ دو متوازی پروگرام ہیں' اگرچہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر رحمت و شفقت فرماتے ہوئے رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے' اس لئے کہ لوگوں کی عظیم اکثریت ایسی ہے جنہیں دن بھر کی شدید جسمانی مشقت کے بعد بمشکل دو وقت کی روٹی نصیب ہوتی ہے۔ ظاہر ہے' ایسے لوگوں کے لئے روزہ کی حالت میں دن بھر کی مشقت کے ساتھ رات کا قیام ممکن نہیں تھا' لہٰذا اسے فرض نہیں کیا گیا' البتہ ترغیب و تشویق ضرور دلائی کہ جس بندۂ مومن کے لئے رات کا قیام ممکن ہو تو وہ لازماً اس کا اہتمام کرے۔

دن کا روزہ اور رات کا قیام احادیث نبویہ میں بالکل متوازی بیان کئے گئے ہیں۔ بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) یہ بات نوٹ کر لیجئے کہ یہاں جن گناہوں کی معافی کا ذکر ہے ان سے مراد صغیرہ گناہ ہیں نہ کہ کبیرہ گناہ۔ اس لئے کہ حرام کاری اور سود خوری جیسے کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ تمام گناہوں کی معافی کے تصور نے عام مسلمانوں کو گناہوں کے ارتکاب پر بےباک اور نڈر بنا دیا ہے' چنانچہ اب مسلمانوں کی اکثریت ع "عمل سے فارغ ہوا مسلماں بنا کے تقدیر کا بہانہ" کا مصداق بن چکی ہے۔ ایک اور حدیث میں فرمایا گیا: ((اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ)) یعنی "روزہ اور قرآن دونوں بندے کے حق میں شفاعت کریں گے"۔ روزہ کہے گا کہ اے اللہ میں نے تیرے بندے کو دن کے

پریس ریلیز

مسلم دنیا یونائیٹڈ مسلم نیشنز آرگنائزیشن تشکیل دے ○ ڈاکٹر اسرار احمد

۲۵ دسمبر۔ امریکہ کی عراق پر بہیمانہ جارحیت سے اقوام متحدہ جیسے عالمی ادارے کے خاتمے کے عمل کا آغاز ہو چکا ہے چنانچہ لیگ آف نیشن کی طرح یو این او بھی اپنے آخری سانس پورے کر رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں خطبہ جمعہ میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے ادارہ کے خاتمے کے بعد دنیا میں طاقت کی مطلق حکمرانی قائم ہو جائے گی اور انسانیت تباہی و بربادی سے دوچار ہو جائے گی۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان ممالک عالمی سطح پر یونائیٹڈ مسلم نیشنز آرگنائزیشن (UMNO) کا ادارہ قائم کریں ورنہ مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہایا جاتا رہے گا۔ انہوں نے عراق پر امریکی اور برطانیہ کی وحشیانہ جارحیت کو ظلم و بربریت کی بدترین انتہا قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے دنیا کی واحد سپریم طاقت کے نشے میں سب سے بڑے دہشت گرد کا روپ دھار لیا ہے۔ امریکہ کی یہ بدمستی اسے عنقریب برے انجام سے دوچار کر دے گی۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ دنیا کے حالات بڑی تیزی سے حضورؐ کی بیان کردہ پیشین گوئیوں اور بائبل میں بیان کردہ واقعات کی طرف جا رہے ہیں جو حدیث نبویہ پر مشتمل کتابوں کے "باب الملاحم" اور انجیل میں عہد نامہ جدید کی آخری کتاب مکاشفات یوحنا میں موجود ہیں۔ ان پیشین گوئیوں میں تاریخ انسانی کی عظیم ترین جنگ کا تذکرہ کیا گیا ہے چنانچہ عراق پر امریکہ اور برطانیہ کی مسلسل جارحیت کو اس عظیم ترین جنگ کے نقطہ آغاز قرار دیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ روس کے حالیہ ردعمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستقبل قریب میں ماضی کی سپر طاقت از سرنو عالمی سطح پر اہم حیثیت اختیار کر جائے گی۔ ملکی صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ نواز شریف حکومت کمر توڑ مہنگائی اور معاشی بدحالی کے باوجود ابھی تک مستحکم ہے جبکہ اپوزیشن کئی گروپوں میں منقسم ہونے کی وجہ سے منتشر اور غیر موثر ہے۔ لیکن حکومت کے طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ امریکہ' عالمی بینک اور آئی ایم ایف کی مکمل تابعداری اور فرمانبرداری کا مظاہرہ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایک جانب میاں محمد نواز شریف شریعت بل کے لئے بڑے بے چین دکھائی دیتے ہیں مگر دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ کروڑ پتی اور ڈبل کروڑ پتی انعامی سکیموں کے ذریعے اب سود کی لعنت کے ساتھ ساتھ جوا کی لعنت کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سودی قرضوں کے شیطانی چکر سے نجات حاصل کرنا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہی نہیں۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ نواز شریف شریعت کے نفاذ کو کارڈ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ نواز شریف کے نزدیک نفاذ شریعت سے مراد صرف عدالتی نظام میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہے جبکہ معاشی اور سماجی شعبوں میں اسلامی احکامات کا نفاذ و اجراء موجودہ حکومت کے پیش نظر نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے بینک انٹرسٹ حرام قرار دینے کے تاریخی فیصلے کو اب تک حکومت نے اپیل کے ذریعے غیر موثر کئے رکھا مگر اب محسوس ایسا ہوا ہے کہ حکومت شرعی عدالت سے دوبارہ رہنمائی کے نام پر سود کی حرمت کے بارے میں شرعی عدالت کے سابقہ فیصلے کو سبوتاژ کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ ستم ظریفی کی انتہا ہے کہ اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک کی خواتین کرکٹ ٹیم کو بیرون ملک اپنے "جسمانی جوہر" دکھانے کے لئے بھجوایا جا رہا ہے جو کسی طور مناسب نہیں۔

وقت کھانے پینے سے اور جنسی خواہش کی تکمیل سے روکے رکھا پس تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن یہ کہے گا کہ ((مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ)) میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا پس میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ حضورؐ نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ لیکن اس کے باوجود رات کے قیام کو اہل ایمان پر لازم اور فرض نہیں کیا گیا' یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت کا عظیم مظہر ہے۔ لیکن جو شخص بھی اللہ کے قریب ہونا چاہتا ہے اور جو شخص بھی اللہ کے دین کی خدمت کرنا چاہتا ہے' اس کے لئے رات کا قیام لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی رؤف و رحیم ہے اور حضورؐ بھی رؤف و رحیم ہیں' دونوں کی رافت و رحمت کے سبب قیام اللیل کو فرض نہیں کیا گیا۔

اب سوال یہ ہے کہ قیام اللیل کا کم سے کم نصاب اور اس کا مصرف کیا ہے؟ یعنی کم سے کم کتنی دیر تک کے قیام پر قیام اللیل کا اطلاق ہو سکتا ہے؟ قیام اللیل کا حکم سورۂ مزمل میں وارد ہوا ہے۔ یہاں قیام اللیل کی تعریف بھی بیان کر دی گئی ہے اور اس کا نصاب بھی واضح کر دیا گیا ہے: ﴿ يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ○ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ○ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ○ ﴾ یعنی آدھی رات' اس سے کچھ زیادہ یا آدھی رات سے کچھ کم۔ قیام اللیل کا اطلاق کم سے کم ایک تہائی رات پر ہو گا' اس سے کم پر قیام اللیل کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ جبکہ قیام اللیل کا مصرف و مقصد یوں بیان کیا گیا کہ ﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴾ یعنی قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو تاکہ قرآن انسان کے رگ و پے میں سرایت کر جائے اور قرآن کی برکات یعنی نورِ قرآن انسان کے اندر داخل ہو سکے' بقول اقبال ؎

چوں بجاں در رفت جاں دیگر شود
جاں چوں دیگر شد جہاں دیگر شود

حضورؐ نے تین روز تک قیام اللیل یعنی تراویح کی نماز کی امامت فرمائی اور حضرت عمرؓ نے اسے باقاعدہ بیس رکعات تراویح کی شکل دی جس پر چاروں فقہاء متفق ہیں اور اہل سنت کے تمام گروہ اس پر عمل پیرا ہیں۔ حرمین میں بھی ۲۰ رکعت تراویح ہی پڑھی جاتی ہے' البتہ اہل حدیث حضرات اس سے اختلاف رائے رکھتے ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کی خانقاہ میں چار تراویح کے بعد وقفہ ہوتا تھا اور لوگ تلاوت قرآن' ذکر اذکار اور دینی کتب کے مطالعے میں لگ جاتے' پھر چار تراویح ادا کی جاتی۔ یوں تقریباً پوری رات قیام اللیل میں بسر ہوتی تھی۔ قرآن سے ذہنی و قلبی ہم آہنگی پیدا کرنے اور قیام اللیل کے مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے دورۂ ترجمہ قرآن کی توفیق عطا فرمائی اور گزشتہ پندرہ برس سے چھ چھ گھنٹوں پر مشتمل پروگرام مختلف جگہوں پر منعقد کئے جاتے رہے ہیں۔ اب یہی سلسلہ ایک ایک شہر میں کئی کئی جگہ پر جاری ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

"مغربی عورت کو اتنے حقوق حاصل ہیں کہ اس کی زندگی تباہی کے کنارے جا پہنچی ہے"

ناروے میں متعین پاکستانی سفیر اور معروف کالم نگار جناب عطاء الحق قاسمی کی باتیں

☆ : آپ ایک ایسے معاشرے سے گئے ہیں جہاں غربت زیادہ ہے' آپ کو ناروے میں سفیر بنایا گیا' آپ نے وہاں کیا محسوس کیا۔ ایک غریب معاشرے سے خوشحال معاشرے کی طرف جانا کیسا لگا؟

○ : مجھے ایک صحافی دوست نے پوچھا کہ اسلامی نظام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا کہ میں اسلامی نظام کا قائل ہوں مگر اس اسلامی نظام کا' جو ناروے میں نافذ ہے۔ وہ میرا جواب سن کر چونکا کہ وہاں کونسا اسلامی نظام نافذ ہے! میں نے کہا کہ یہ اسلامی نظام ہی ہے کہ جو بچہ پیدا ہوا اس کا وظیفہ لگتا ہے' جو بے روزگار ہے اسے بھی وظیفہ ملے اور بیمار کو دوا ملے۔ اسلامی نظام کی ساری بنیادی شرطیں ناروے میں پوری کی جا رہی ہیں۔

وہاں جا کر ایک عجیب احساس ہوتا ہے کہ یا باری تعالیٰ کیا ہم لوگ اپنے عوام کو یہ چیزیں فراہم نہیں کر سکتے؟

☆ : آپ نے پاکستانی عورت اور ناروے کی عورت میں کیا فرق محسوس کیا؟

○ : یہ سوال بڑا پیچیدہ اور نازک سا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ جب ہم ناروے کی بات کرتے ہیں تو وہ پورے مغرب کی بات ہوتی ہے۔ مغربی عورت اور پاکستانی عورت میں بہت زیادہ فرق ہے۔ مغربی عورت کو بے پناہ حقوق حاصل ہیں بلکہ اتنے زیادہ حقوق حاصل ہیں کہ جس کی وجہ سے اس کی زندگی تباہی کے کنارے تک جا پہنچی ہے۔ جب آپ کو یہ پتہ ہو کہ شادی کر کے گھر بسانے میں فائدہ کم ہے اور طلاق لینے میں فوائد زیادہ ہیں تو پھر ایک فیملی سسٹم صحیح طرح برقرار نہیں رہ سکتا۔ دوسری بات جو میں محسوس کرتا ہوں وہ یہ کہ اسے اتنا زیادہ مردوں کے قریب کر دیا گیا ہے کہ عورت میں فطری حسن اور نسوانیت کم ہوتی جا رہی ہے۔ کبھی کبھی دیکھتا ہوں تو مجھے لگتا ہے کہ ان کی مونچھیں بھی نکلی ہوئی ہیں۔ مغرب کی عورت کو ابھی بے شمار حقوق ملنے ہیں۔ پاکستانی عورت کے بارے میں میں پوری دیانتداری کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ ہم نے ان کو بعض جگہ پر بہت غلط انداز میں جکڑ رکھا ہے۔ میں بے بہا آزادی کا قائل نہیں ہوں' میں کہتا ہوں کہ کچھ permitions ضرور ہونی چاہئیں لیکن اتنی زیادہ بھی نہیں کہ ان کا سانس گھٹ جائے۔ ہمارے یہاں عورتوں کو بہت زیادہ حقوق ملنے والے ہیں ایک مغربی خاتون سے میری بات ہو رہی تھی اس نے کہا آپ کے ہاں عورت کو بہت کچلا گیا ہے۔ میں نے کہا کہ ہاں ہمارے ہاں واقعی عورت کو بہت کچلا گیا ہے۔ مگر کچھ استحقاق ایسے ہیں جن سے آپ محروم ہیں اور پاکستانی عورت اس سے مالا مال ہے۔ میں نے کہا عورت کے چند روپ ہیں۔ مثلاً عورت بہن ہوتی ہے' پاکستانی بھائی کی عمر اس میں گزر جاتی ہے کہ وہ پہلے اپنی بہن کی شادی کرے اور خود دس سال اس کی شادی لیٹ ہو جاتی ہے۔ پھر عورت بیٹی ہوتی ہے' آپ پاکستان جائیں اور بیٹی کے والدین سے پوچھیں کہ انہیں اپنی بیٹی کا کتنا غم ہوتا ہے؟ ساری زندگی باپ اپنی بیٹی کے لئے کماتا ہے اور وہ بیٹی کا ہر ناز اٹھاتا ہے۔ میں نے کہا عورت کا تیسرا روپ ماں کا ہے۔ ہمارے ہاں ماں کے بارے میں مبالغہ کی حد تک باتیں کی جاتی ہیں۔ اب عورت کا ایک روپ رہ جاتا ہے یعنی بیوی کا۔ ہماری عورت شادی کے ابتدائی برسوں میں بہت سختیاں اٹھاتی ہے لیکن ماں بننے کے ساتھ ہی اس کا یہ دور بھی ختم ہو جاتا ہے۔ یہ عورت کے روپ ہیں اور ان میں آپ دیکھیں اس کے ساتھ کہاں زیادتی ہوتی ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ بعض اوقات عورت صرف عزت ہی نہیں چاہ رہی ہوتی بلکہ وہ اپنا حق بھی مانگ رہی ہوتی ہے' وہ ایک خود مختاری بھی مانگ رہی ہوتی ہے۔

☆ : آپ کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے ہے' یہاں عوام کو روٹی نہیں مل رہی' مکان نہیں مل رہا' حکومت نفاذ شریعت پر بات کر رہی ہے ایسی صورت میں شریعت کا نفاذ کیسا؟

○ : یہ نفاذ شریعت پر بات ہو رہی ہے نہ کہ حمایت یا مخالفت میں۔ یہ نفاذ شریعت ہے کیا؟ یہ بات ابھی سامنے نہیں آئی ہے اگر تو یہ اسلام ناروے جیسا ہے تو پھر میں اس کو مانتا ہوں اگر یہ محض ملائیت ہے تو میں اس کے خلاف ہوں۔

(روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد)

انتقال پر ملال

نقیب اسرہ تاج کالونی حکیم محمد سعید کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ قارئین سے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ اللھم اغفرلھا وارحمھا وحاسبھا حسابا یسیرا۔ آمین

نواز شریف کا دورۂ امریکہ

کامیابی کے ڈونگرے اور ناکامی کا واویلا!

تحریر : نعیم اختر عدنان

بحیثیت قوم پاکستانی قوم کی بہت سی خوبیاں ہیں۔ اس قوم میں ظاہر ہے ہماری قابل قدر سیاستدان برادری بھی شامل ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ان کے بغیر ہماری قومی ساخت مکمل ہوتی ہے نہ قومی شناخت ممکن ہے۔ ہمارے ان سیاستدانوں کے دو گروہ ہیں۔ ایک کو حزب اقتدار یعنی حکومت کا لقب دیا جاتا ہے تو دوسرے گروہ کو اپوزیشن کہا جاتا ہے ویسے اس طبقہ کو حکومت گراؤ ٹولے کا نام دیا جائے تو بھی غلط نہ ہو گا۔ حکومت کوئی کارنامہ یا معرکہ سرانجام دے نہ دے' وزیروں اور مشیروں کی باتنخواہ فوج ظفر موج کا کام اپنی حکومت کی حمایت میں بیان بازی یعنی ڈونگرے برساتا ہے جبکہ اپوزیشن کا فرض منصبی حکومت وقت کی درست اور نادرست سبھی پالیسیوں کو ناکام قرار دیتے رہنے کا واویلا کرنا ہے! چنانچہ میاں نواز شریف کے دورۂ امریکہ پر یار لوگ تبصرے اور سخن سازیاں کر رہے ہیں۔ اس دورہ کو کامیاب قرار دینے والوں کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم امریکہ کشکول لے کر نہیں گئے نواز شریف نے کلنٹن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی۔ نواز شریف نے دباؤ میں آکر سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ریڈیو پاکستان سے راقم نے ایک روز یہ الفاظ بھی سنے کہ "دو ایٹمی طاقتوں کی سربراہی ملاقات میں گلے شکوؤں کی بجائے ایک دوسرے کے موقف کو سمجھنے کی کوشش کی گئی"۔

مذہبی اپوزیشن اور غیر مذہبی اپوزیشن جماعتوں کا موقف ہے کہ نواز شریف امریکہ سے خالی ہاتھ واپس آگئے ہیں۔ کلنٹن نے نواز شریف کو صرف بیس منٹ کا شرف ملاقات بخشا۔ نواز شریف نے امریکی دباؤ کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کے دلفریب و دلخراش تبصروں سے اخبارات و جرائد کے صفحات بھرے ہوئے ہیں۔ بحث و مناظرہ کی اس دھکم پیل بلکہ دھینگا مشتی میں ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ نواز شریف کا دورۂ امریکہ اس وقت واقعی کامیاب قرار پاتا جب پاکستان کو اس کے خریدے گئے ایف سولہ طیارے واپس مل گئے ہوتے' امریکی صدر اپنی پاکستان کے بارے میں اپنے موجودہ رویئے میں نظر ثانی کا اعلان کرتے مگر افسوس کہ ایسا کوئی اعلان ہماری نظروں سے نہیں گزرا۔ نواز شریف کے دورۂ امریکہ کو ناکام قرار دینے والوں کا نقطۂ نظر بھی محل نظر ہے وہ اس لئے کہ اگر امریکہ نے وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کو خاص اہمیت نہیں دی اور انہیں خالی ہاتھ لوٹا دیا ہے تو اپوزیشن کے اس موقف پر راقم یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر نواز شریف امریکہ کے سامنے سر تسلیم خم کر لیتے تو وہ لازماً خالی ہاتھ واپس نہ لوٹتے بلکہ وہ بہت سا مال غنیمت لے کر ملک واپس آتے لہٰذا وزیر اعظم کے دورۂ امریکہ کو ناکام کہنا بھی مخالفت برائے مخالفت کی پالیسی کا مظہر ہے۔ نواز شریف کے امریکہ سے خالی ہاتھ لوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان نے امریکی شرائط قبول نہیں کیں۔ اگر واقعتاً ایسا ہی ہے تو پھر ایسی ایک ناکامی پر ہزار کامیابیوں کو قربان کر دینا بھی گھاٹے کا سودا نہیں ہے۔

پاکستان اسلام اور جمہوریت

تحریر : ہارون پاشا برکی

یہ بات درست ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر جمہوری جدوجہد کے نتیجے میں حاصل ہوا ہے۔ ہونا یہ چاہئے تھا کہ بچے (پاکستان) کو اسلام پر چلایا جاتا جو باپ کا طریقہ تھا مگر ماں والوں نے مل کر اس کا ستیاناس کر دیا۔ مسلمان سوئے رہے یا جان بوجھ کر انجان بنے رہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج پچاس سال گزر جانے کے بعد باپ کی پہچان ہی نہیں رہی چنانچہ یہاں کے عوام' علماء اور دانش ور جمہوریت کی بات کرتے ہیں' خلافت کا نام ان کی زبان پر نہیں آتا۔

ضرب المثل ہے کہ مچھلی پتھر چاٹ کر ہی واپس آتی ہے۔ پاکستان کا مقدر نظام خلافت ہے اور یہاں پر ان شاء اللہ یہ نظام قائم ہو کر رہے گا مگر لگتا ہے کہ پاکستان کے مسلمان جمہوریت کی سزا بھگت کر ہی خلافت کی طرف لوٹیں گے۔ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے "آزاد" ہونے کے بعد بھی اسی کھونٹے پر کھڑے ہیں' خوئے غلامی نہیں جا رہی۔ اسلام بھی مغرب سے درآمد ہو تو ہمیں راس آئے گا' خالص اسلام ہمیں ہضم نہیں ہو گا۔ کاش کوئی موسیٰ ہی آئے جو اس سحر سامری سے نکال کر ہمیں پاک کر دے۔

بحضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ لدھیانوی

آرزو کوئی نہ ہو شہر لطافت کے سوا — کوئی خواہش نہ رہے اِک تری اُلفت کے سوا
تو ہی قدرت کا ہے شہکار زمانے بھر میں — کچھ بھی آتا نہ نظر اِک تری صورت کے سوا
اِس قدر بارشِ انوار حرم میں دیکھی — کوئی سرمایہ نہ تھا دیدۂ حیرت کے سوا
جیتے جی روضۂ اقدس کی زیارت ہو جائے — دل میں حسرت نہ رہے اِک اسی حسرت کے سوا
چاند تاروں میں تری جلوہ گری دیکھی ہے — دھیان میں کچھ بھی نہ تھا اک تری صورت کے سوا
تیرے قدموں میں کٹے عمر دوروزہ میری — اور کیا چاہئے سرکار کی قربت کے سوا
ہے مری لاج ترے ہاتھ بروزِ محشر — کچھ نہیں پاس مرے اشک ندامت کے سوا
زیست توصیف پیمبرؐ میں بسر ہو جائے — اور کوئی نغمہ نہ ہو نغمۂ مدحت کے سوا

تجھ سے حافظ کو ملی سوز کی نعمت ایسی
یاد کچھ بھی نہ رہا دردِ محبت کے سوا

ہمارا مطالبہ — ہماری اپیل
دستورِ خلافت کی تکمیل

امریکہ اور برطانیہ کی عراق پر جارحانہ منافقت..... سانپ کے منہ میں چھچھوندر

عراق پر امریکہ اور برطانیہ کی مشترکہ وحشیانہ دہشت گردی پر ۲۳/ دسمبر ۹۸ء کے روزنامہ جنگ میں جناب منو بھائی نے اپنے کالم "گریبان" میں اور جناب احمد ندیم قاسمی نے اپنے کالم "رواں دواں" میں اپنے جن جذبات و احساسات کا اظہار کیا ہے وہ امت مسلمہ کے ہر فرد کے دلی احساسات کی مکمل اور بھرپور ترجمانی کرتے ہیں..... یہ احساسات روزنامہ "جنگ" کے شکریہ کے ساتھ "ندائے خلافت" کے قارئین کی نذر کئے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

جس طرح پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ میں اور ان دونوں پارٹیوں کی مرکزی قیادت کی داخلی، خارجی، زراعتی، صنعتی، معاشی، اقتصادی، ذاتی اور اجتماعی پالیسی میں اب کوئی فرق نہیں رہ گیا اسی طرح دنیا کی واحد سپرپاور امریکہ کی ری پبلکن پارٹی اور ڈیموکریٹک پارٹی میں اور سپرپاور کے "بغل بچے" برطانیہ کی قدامت پرست اور لیبر پارٹی کی پالیسیوں میں بھی کوئی فرق نہیں پایا جاتا۔ ۱۹۹۱ء میں ری پبلکن کے جارج بش نے بھی عراق کے ساتھ وہی سلوک فرمایا تھا جو ۱۹۹۸ء میں ڈیموکریٹ کے بل کلنٹن نے فرمایا ہے۔ ۱۹۹۱ء میں بھی برطانیہ کے جان میجر بھی اسی طرح امریکہ کے دم چھلا بنے تھے جس طرح ۱۹۹۸ء میں ٹونی بلیئر نے امریکہ کی کاسہ لیسی کی ہے۔ جارج بش کی ری پبلکن نے اگر آٹھ سال پہلے عراق پر دو ہزار چھ سو جنگی طیاروں کے ذریعے ۸۸ ہزار پانچ سو ٹن وزن کے بم برسائے تھے تو آٹھ سال بعد ڈیموکریٹ بل کلنٹن نے بھی مجموعی طور پر اتنے ہی طیاروں کے ذریعے اتنے ہی وزن کے بم، کروز میزائلز اور راکٹ برسائے ہیں۔ سپرپاور کی ان دونوں سیاسی جماعتوں کی حکومتیں ہند چینی کے علاوہ دوسری عالمی جنگ میں گرائے جانے والے بموں سے زیادہ تباہی اور بربادی پھیلانے والے آتشیں ہتھیار برسا چکی ہیں جبکہ سپرپاور کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ عراق کو زیادہ تباہی اور بربادی پھیلانے والے کیمیاوی ہتھیاروں کی تیاری سے روکنے کے لئے یہ تباہی اور بربادی پھیلانے والے ہتھیار استعمال کر رہا ہے۔ جس طرح دولت کی ایک خاص مقدار سے زیادہ دولت مندوں کا کوئی مذہب، کوئی وطن اور کوئی نظریہ نہیں رہتا۔ اس طرح طاقت کی ایک خاص مقدار سے زیادہ طاقت ور ہو جانے والے بھی عام انسانی، قومی اور اخلاقی مدار سے باہر نکل جاتے ہیں۔ ان کا "انصاف" یہ نہیں دیکھتا کہ اسرائیل مغربی کنارے، غزہ کی پٹی، جنوبی لبنان، بیت المقدس اور جولان کی بلندیوں پر اپنے غاصبانہ قبضہ کے خلاف ادارہ اقوام متحدہ، سلامتی کونسل کی کتنی درجن قراردادوں کی دھجیاں اڑا چکا ہے اور کتنی بار جنیوا کنونشن کی صریحاً خلاف ورزیاں کر چکا ہے۔ خود سلامتی کونسل کشمیر میں استصواب رائے کی اپنی قرارداد کی طویل ترین (۴۹ سال) خلاف ورزی کی مرتکب ہو رہی ہے مگر دنیا کا ٹھیکہ دار اور عالمی تھانیدار کیمیاوی ہتھیاروں کا کھوج لگانے والے انسپکٹروں کی توہین برداشت نہیں کر سکتا اور عربوں کی سرزمین پر پھیلی ہوئی یہودی بستیوں کو مسمار کرنا تو کجا ان کی تعمیر بھی نہیں روک سکتا۔ اسرائیل کی امداد اور اس کے ساتھ لاڈ پیار بھی جاری رکھتا ہے۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ اسرائیل کے پاس پوری عرب دنیا سے زیادہ تباہی اور بربادی پھیلانے والے جوہری، کیمیاوی اور بائیولاجیکل ہتھیاروں کے انبار لگے ہوئے ہیں جو پوری دنیا کو نیست و نابود کر سکتے ہیں۔ کیا پوری دنیا یہ نہیں دیکھ رہی کہ امریکہ نے بلکہ امریکی صدر نے محض یہودی (صیہونی) لابی کو خوش یا راضی کرنے کے لئے عراق پر تیسرا فضائی حملہ کیا ہے۔ یہ لابی ناراض تھی کہ صدر کلنٹن نے اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کو دورہ امریکہ کے دوران لفٹ نہیں کرائی اور اس ناراضگی نے کلنٹن مونیکا جنسی سکینڈل کی صورت میں اپنا رنگ دکھایا اور ثابت کیا کہ سپرپاور کتنی کمزور اور "منی پاور" کتنی سپر ہے۔ ستر ارب ڈالر کا فاضل بجٹ دکھانے والے امریکہ نے کلنٹن مونیکا جنسی سکینڈل پر اب تک آٹھ کروڑ ڈالر خرچ کئے ہیں اور اس سے زیادہ رقم مواخذے کے چھ ماہ کے پراسیس پر خرچ ہو سکتی ہے۔ تاثر یہ دیا جاتا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نے ماہ رمضان کے احترام میں عراق پر حملہ بند کیا ہے مگر عالم اسلام کے علاوہ عالم انسانیت بھی جانتا ہے کہ امریکہ کے پاس کروز میزائلز ختم ہو گئے تھے۔ پینٹاگان کے مطابق کروز میزائلز کا حملہ بہت ہی مہنگا پڑتا ہے ایک کروز میزائل کم از کم دس لاکھ ڈالر مالیت کا ہوتا ہے اصل نقصان یہ ہے کہ ہر ایک کروز میزائل امریکہ کے دوہرے معیار اور اس کی جانب داری اور بے انصافی کو ننگا کرتا ہے۔ امریکہ صدام حکومت کو ختم بھی نہیں کر سکتا کہ وہ سانپ کے منہ میں چھچھوندر کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے ختم ہونے سے عراق میں بہت سے اسامہ بن لادن پیدا ہو جائیں گے جیسے محمد مصدق اور جمال ناصر کے بعد نیشنل ازم کو زوال اور اسلام کو عروج ملنا شروع ہوا تھا۔ امریکہ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے لئے وہ مشکلات پیدا کرنا نہیں چاہتا جو وہ پیدا کر چکا ہے۔

☆☆

آج امریکہ کرۂ ارض کا واحد دہشت گرد ہے، جو جہاں چاہے دہشت پھیلا سکتا ہے اور جسے چاہے آپے میں رہنے کا حکم صادر کر سکتا ہے۔ سویت روس کو اس نے گورباچوف کے ذریعے اپنی اسی "یکتائی" کے لئے منتشر کیا اور وہ جو ویت نام میں برسوں کی جنگ کے بعد زخموں سے چور چور واپس بھاگا تھا۔ اب مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے مخالفین کو کمزور سے کمزور تر کرنے کے لئے آئے دن کوئی نہ کوئی جارحیت کر دیتا ہے۔

اب اس نے عراق کے خلاف نئی نئی جارحیت (فی الحال) ختم کر دی ہے اور سینکڑوں بے گناہ عراقی شہریوں کی دھجیاں اڑا کر اور مسکرا مسکرا کر اعلان کر رہا ہے کہ ہم نے اپنے مقصد پا لیا ہے اس لئے جنگ بند کی جا رہی ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ جب اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل تک نے عراق پر اس نئے حملے کی مذمت کر دی ہے اور جب روس نے اپنی افواج کو تیار رہنے کا حکم دیدیا ہے اور جب فرانس تک نے امریکہ کے اس جارحانہ اقدام کی مذمت کی ہے تو امریکہ کے لئے جارحیت جاری رکھنا مشکل ہو گیا تھا۔

سب سے زیادہ حیرت برطانیہ کے طرز عمل پر ہے کہ اس کی سلطنت سمٹ سمٹا کر جزائر برطانیہ میں سکڑی بیٹھی ہے مگر وہ امریکہ کی ہر جارحیت کا یوں بے شرمی سے ساتھ دیتا ہے جیسے ساتھ نہ دیا تو انگلیاں اٹھیں گی۔

برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر کو جب میں نے ٹیلی ویژن پر عراق کے خلاف امریکی جارحیت کی حمایت کرتے دیکھا تو سوچا کہ سامراج چاہے شکست یافتہ ہو چکا ہو وہ موقع ملنے پر اپنی حیوانیت کا اظہار ضرور کرے گا۔ کوئی پوچھے کہ میاں، امریکہ نے تو تمہیں مار مار کر اپنی سرزمین سے بھگایا تھا اب تم کس منہ سے اس کا ساتھ دیتے ہو جبکہ تم بڑے جمہوریت دوست بھی بنتے ہو۔

ویسے یہ کتنی دلچسپ اور دلگداز حقیقت ہے کہ امریکہ اور برطانیہ اپنے ملکوں کے اندر تو بڑی حد تک جمہوری ہیں مگر جونہی وہ اپنی سرحدیں عبور کر کے کسی دوسرے ملک میں قدم دھرتے ہیں ان کی جمہوریت کا مفہوم ہی بدل جاتا ہے۔ دو صدیوں تک انگریز نے ہمارے ساتھ جو سلوک کیا اس کی گواہ ہماری تاریخ ہے۔ اسی طرح انگریز نے شمالی امریکہ کی سرزمین میں وہاں کے یورپی

(باقی صفحہ ۹ پر)

خلیفۂ راشد، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ (۴)

تحریر : فرقان دانش خان

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اشاعت اسلام کو اپنی زندگی کا اہم مقصد قرار دیا۔ آپؒ کی کوششوں سے بہت سے بادشاہوں اور بے شمار علاقوں کے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ آپؒ نے اپنی فوجوں کو ہدایت دے رکھی تھی کہ اس وقت تک کسی سے جنگ نہ کرو جب تک ان کو اسلام کی دعوت نہ دے لو۔

☆ اسی طرح احیائے شریعت کو بھی آپؒ نے اپنی زندگی کا نصب العین قرار دیا تھا۔ ایک بار فرمایا "اگر خدا میرے گوشت کے ٹکڑوں کے ذریعہ ہر بدعت کو مردہ کرے اور یہاں تک کہ میری جان چلی جائے تو یہ خدا کے معاملے میں میرے لیے آسان ہوگا"۔

☆ خلافت سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ظریف الطبع لوگوں سے صحبت رکھتے تھے۔ لیکن خلیفہ ہونے کے ساتھ ہی اس قسم کے تمام احباب سے دوستی ختم کردی اور صرف نیک اور پرہیز گار لوگوں کو شریک صحبت کرتے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے نزدیک حکمرانوں کے ارباب صحبت میں یہ اوصاف ہونے چاہئیں :

۱) اگر حاکم انصاف کی راہ نہ پائے تو وہ اس کی راہنمائی کریں اور نیکی کے کاموں میں اس کی مدد کریں۔

۲) جو لوگ حاکم تک اپنی فریاد نہ پہنچا سکیں وہ ان کی حاجت حاکم تک پہنچائیں۔

۳) حاکم کے پاس کسی کی غیبت نہ کریں۔

۴) امانت دار ہوں۔

☆ آپؒ اگر کبھی ذمیوں کے مہمان ہوتے اور وہ لوگ کھانے پینے کی اشیاء لاتے تو قیمت سے زیادہ معاوضہ دے کر ان چیزوں کو استعمال کرتے۔ اگر وہ معاوضہ نہ لیتے تو ان کے تحفے قبول نہ کرتے۔ جبکہ مسلمانوں کی کوئی چیز ہدیتاً بھی قبول نہ کرتے۔ کسی نے کہا کہ رسول اللہؐ تو ہدیہ قبول فرمالیتے تھے۔ آپ نے فرمایا رسول اللہؐ کے لئے وہ ہدیہ تھا لیکن آپ ﷺ کے بعد حکمرانوں کے لئے یہ رشوت ہے۔

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے عمر بھر ذاتی حیثیت سے کوئی مکان تعمیر نہیں کیا۔ فرماتے تھے کہ حضور ﷺ کی سنت یہی ہے۔

☆ غذا نہایت معمولی کھاتے تھے۔ محمد بن زبیر الحنظلی فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو ایک بار روٹی کے ٹکڑے زیتون کے تیل کے ساتھ کھاتے دیکھا۔ ایک بار خادم نے روز روز دال کی شکایت کی تو آپ کی بیوی نے اسے جواب دیا کہ "امیر المومنین کی غذا بھی یہی ہے"۔ آپ نے زمانہ خلافت میں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔

☆ آپ حد درجہ سادہ لباس پہنتے تھے ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک بار آپ نے ایسی قمیض پہنی ہوئی تھی جس کے دونوں شانوں کے درمیان پیوند لگا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ جمعہ میں دیر سے پہنچنے کی وجہ یہ بتائی کہ لباس کے دھلنے کی وجہ سے دیر ہو گئی کیونکہ اس کے سوا دوسرے کپڑے نہ تھے۔

☆ آپ کسی کی تکلیف کے بارے میں سنتے تو بے چین ہو جاتے۔ آپ کی رحم دلی انسانوں تک محدود نہ تھی بلکہ جانوروں کی تکلیف بھی آپ کو گوارا نہ تھی۔ جانوروں پر بوجھ لادنے کے بارے میں وزن کی مقدار متعین کر دی اور حکم دیا کہ اس سے زیادہ بوجھ نہ لادا جائے۔

☆ ایک بار ان کی زوجہ محترمہ نے ڈاک کی سواری پر ایک آدمی کو بھیج کر دو دینار کا شہد منگوایا۔ آپ کو معلوم ہوا تو انہوں نے اس کو فروخت کرڈالا اور قیمت بیت المال میں داخل کروا کے فرمایا مسلمانوں کے جانور (سرکاری سواری) کو عمر کے لئے تکلیف نہیں دی جاسکتی۔

☆ ایک بار بیت المال کا مشک ان کے سامنے لایا گیا تو انہوں نے ناک بند کرلیا اور فرمایا کہ مشک خوشبو کے واسطے

چیدہ چیدہ

حماس کی طرف سے صیہونی حکومت کو جوابی حملہ کی دھمکی

اخذ و ترجمہ : نعیم احمد خان

فلسطین کی تحریک آزادی "حماس" کے مسلح گروہ "عزالدین القاسم" نے حماس کے دو بڑے مجاہد راہنماؤں کی شہادت کے جواب میں مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں شدید جوابی حملوں کی دھمکی دی ہے۔ یہ انتباہ صیہونی کمانڈرز کی جانب سے حماس کے عادل عوداللہ اور عماد عوداللہ کی شہادت کے خلاف غرب اردن میں ہونے والے ایک احتجاجی مظاہرہ کے دوران کیا گیا۔ صیہونی کمانڈرز نے ان دونوں مجاہدین کو ۱۰/ ستمبر کے روز ایک اچانک حملے میں ایک گاؤں سے باہر واقع گھر میں شہید کردیا۔ صیہونی حکومت کے زیر انتظام یہ علاقہ غرب اردن کے جنوبی شہر الخلیل کے قریب واقع ہے۔

شہید رہنما ۳۱ سالہ عادل عوداللہ غرب اردن میں حماس کے مسلح گروہ کے سربراہ تھے اور صیہونی حکومت کو شدت سے مطلوب تھے۔ عادل کے بھائی اور دست راست، ۲۹ سالہ عماد عوداللہ کو اسی سال کے شروع میں فلسطینی پولیس نے گرفتار کرلیا تھا لیکن وہ ۱۵/ اگست کو جریکو کی جیل سے پر اسرار طور پر فرار ہو گئے تھے۔ عوداللہ کی شہادت کے بعد صیہونی فوج نے غرب اردن اور غزہ کی پٹی کا محاصرہ کرلیا اور حماس کی طرف سے متوقع حملوں سے بچاؤ کے لئے پولیس کو نہایت چوکس کردیا۔

فلسطین کی تحریک آزادی "حماس" کے روحانی رہنما شیخ احمد یٰسین نے خبردار کیا ہے کہ حماس کے مسلح گروہ عزالدین القاسم کی جانب سے صیہونی حکومت کو مسلسل حملوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ حماس کے ان دونوں شہیدوں کا خون رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا۔ پی ایل او کی فلسطینی اتھارٹی نے غرب اردن اور غزہ کی پٹی میں صیہونی محاصرے کی مذمت کرتے ہوئے اسرائیلی حکام پر سخت تنقید کی ہے، ایک مذمتی بیان میں فلسطینی اتھارٹی نے اس حملے کو فلسطینی علاقوں میں اسرائیلی حکومت کی طرف سے "تحفظ و استحکام کے لئے نقصان دہ پالیسیوں پر عملدرآمد پر اصرار" سے تعبیر کیا۔ فلسطینی اتھارٹی نے کہا کہ تحفظ صرف "قیام امن سے ہی حاصل ہو سکتا ہے، جو فلسطینی اور عرب سرزمین سے اسرائیلی فوجوں کے انخلاء اور فلسطینی عوام کی ایسی آزاد ریاست کو تسلیم کرنے پر منحصر ہے جس کا دارالحکومت بیت المقدس ہو۔"

رملہ سے موصولہ خبروں کے مطابق صیہونی حکومت کی طرف سے حماس کے رہنماؤں کو شہید کرنے کے جواب میں کئے جانے والے احتجاج کے دوران صیہونیوں کے ساتھ تصادم کے نتیجے میں، فلسطینی ذرائع کے مطابق ۱۰۰ سے زائد فلسطینی زخمی ہوئے۔ سب سے خوفناک تصادم حماس کے شہید رہنماؤں عادل اور عماد عوداللہ کے آبائی گاؤں البیرہ (EL-Bireh) میں ہوا۔ عینی شاہدوں کے مطابق ۲۰۰ فلسطینی نوجوانوں نے صیہونی سپاہیوں پر پتھر برسائے، جو البیرہ کے ساتھ والی بستی میں یہودی آبادی کا تحفظ کر رہے تھے۔ صیہونی سپاہیوں نے جواب میں آگ کے گولے برسائے اور ربڑ کی گولیاں فائر کیں۔

خریدا جاتا ہے اور میں سرکاری مال سے اتنا فائدہ بھی اٹھانا نہیں چاہتا۔

☆ آپ رات کو خلافت کا کام بیت المال کے چراغ سامنے رکھ کر سرانجام دیتے تھے اور جب اپنا ذاتی کام کرتے یا کوئی ذاتی مہمان ملنے آجاتا تو اس چراغ کو اُٹھوا دیتے اور ذاتی چراغ استعمال کرتے۔

☆ ایک بار سرکاری کوئلے سے گرم کیا ہوا پانی وضو کے لئے آیا تو آپ نے وضو کرنے سے انکار کر دیا۔

☆ ایک بار کھلی کچہری میں لوگوں کی حاجات سن رہے تھے۔ جب آپ کے قیلولے کا وقت ہوا تو اٹھنے لگے۔ ایک سائل نے آپ کو جاتے دیکھا تو تیزی میں کاغذات کا پلندا آپ کی طرف پھینک دیا جو آپ کے چہرے سے ٹکرایا اور رخسار پر چوٹ لگ گئی۔ اس کے باوجود آپ بیٹھ گئے اور نہایت خاموشی کے ساتھ عرضی پڑھی اور اس کی حاجت کو پورا کیا۔

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے منصفانہ اقدامات سے عوام الناس بہت خوش تھے کیونکہ بنو امیہ نے غاصبانہ طور پر مسلمانوں کی جو جائدادیں اپنے قبضہ میں لے رکھی تھیں، وہ آپ نے نہایت سختی سے واپس کر دیں۔ البتہ اس نے آپ کے تمام خاندان میں عام برہمی پھیلا دی جس نے آہستہ آہستہ ایک خطرناک سازش کی صورت اختیار کر لی اور آپ کو ایک غلام کے ذریعے ہزار دینار کے عوض زہر دلا دیا گیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو زہر دیئے جانے کا پتا چل گیا تھا۔ آپ نے اس غلام سے ہزار دینار لے کر بیت المال میں جمع کرائے اور اس سے کہا کہ وہ ایسی جگہ چلا جائے جہاں اسے کوئی نہ دیکھ سکے۔ آپ نے اس مرض الموت میں اپنا علاج کروانا پسند نہیں کیا۔ چنانچہ ۲۰ دن بیمار رہ کر ۲۵ رجب ۱۰۱ ہجری بروز چہار شنبہ انتقال کیا۔ اور مقام وفات یعنی سمعان ہی میں دفن کئے گئے۔ آپ کی بیوی فاطمہ سے روایت ہے کہ آخری وقت یہ آیت بار بار تلاوت کرتے تھے: "یہ آخرت کا گھر جو ہم ان لوگوں کے لئے بناتے ہیں جو زمین میں نہ برتری چاہتے ہیں نہ فساد کرتے ہیں اور عاقبت صرف پرہیزگاروں کے لئے ہے۔" مرض الموت میں لوگوں نے مشورہ دیا تھا کہ اگر آپ مدینہ میں جا کر وفات پاتے تو حضور ﷺ، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پاس دفن ہوتے۔ فرمایا اگر اللہ آگ کے سوا مجھے ہر قسم کا عذاب دے تو یہ مجھے اس کی نسبت پسند ہے کہ خدا کو یہ معلوم ہو کہ میں خود کو رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کے قابل سمجھتا ہوں۔

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا۔ سلیمان بن عبدالملک نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے بعد یزید بن عبدالملک کو ولی عہد مقرر کیا تھا۔ آپ نے اسی وصیت کو برقرار رکھا۔

☆ عبدالرحمن بن قاسم محمد بن ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے وفات کے وقت گیارہ لڑکے چھوڑے۔ آپ کا کل ترکہ ۱۵ دینار تھا جس میں ۵ دینار سے ان کا کفن اور دو دینار سے قبر کی زمین خریدی گئی ہے۔ بقیہ ان کے ہر لڑکے کو انیس درہم فی کس ترکہ ملا۔ اسی طرح ہشام بن عبدالملک بھی اپنے گیارہ لڑکوں کے لئے دس دس لاکھ ترکہ چھوڑ کر مرا تھا لیکن ہشام نے ظلم و تعدی سے مال جمع کیا تھا جبکہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے انصاف اور نیکی کی راہ اختیار کی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ نے آپ کے مال میں برکت پیدا کر دی۔ چنانچہ بعد میں ہشام کے ایک لڑکے کو صدقہ لیتے دیکھا گیا۔ اور ایک زمانے میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے لڑکے کو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے سو گھوڑے دیتے پایا گیا۔

☆ موسیٰ بن اعین سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی خلافت میں بکریاں اور بھیڑیئے ایک ساتھ چرتے تھے۔ لیکن ایک رات اچانک بھیڑیئے نے بکری پر حملہ کر دیا۔ میں نے کہا ضرور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا انتقال ہو گیا ہے اور واقعی آپ کا انتقال اسی رات ہوا تھا۔

بقیہ : افکارِ معاصر

آباد کاروں کی جس طرح مرمت کی اس سے بھی سب واقف ہیں مگر یہ اپنی سرحدوں سے باہر کی باتیں ہیں اور تاریخ انسانیت اس سے بڑی منافقت کی کوئی دوسری مثال پیش نہیں کر سکتی۔

امریکی شعبہ اطلاعات اسلام آباد کے خبرنامہ "خبر و نظر" (نومبر ۱۹۹۸، پہلا شمارہ) میں بارودی سرنگوں کی صفائی کے پروگراموں کے سلسلے میں جنوبی ایشیاء کے امور کے لئے امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ کا یہ ارشاد درج ہے کہ..... "جہاں تک بارودی سرنگوں کا تعلق ہے، افغانستان کا شمار آج بھی دنیا کے بڑے بڑے المیوں میں ہوتا ہے"۔

سوال یہ ہے کہ اگر کارل انڈر فرتھ صاحب افغانستان میں بچھی ہوئی اور چھپی ہوئی بارودی سرنگوں سے اتنے پریشان ہیں تو وہ اس وقت کہاں تھے جب امریکہ نے اسامہ بن لادن کے مبینہ ٹھکانے پر افغانستان کے ایک علاقے میں میزائلوں اور راکٹوں کا طومار باندھ دیا تھا اور اس سلسلے میں کتنے ہی بے گناہ افغان اپنی قیمتی زندگیاں گنوا بیٹھے تھے یہ صاف اور صریح منافقت ہے اور امریکہ اور برطانیہ کی اسی منافقت نے آج پوری دنیا کو..... خاص طور پر ایشیاء، افریقہ اور جنوبی امریکہ کے غریب ملکوں کو اپنے شکنجے میں جکڑ رکھا ہے افغانستان کی بارودی سرنگوں کے سلسلے میں آبدیدہ ہونے کی بجائے امریکہ اگر اپنے جارحانہ عزائم کا کوئی علاج کر لے تو پوری دنیا کا بھلا ہو گا۔

تنظیم اسلامی پاکستان کے زیر اہتمام

مجوزہ تربیت گاہوں کا نظام الاوقات

☆ 7 تا 13 فروری 99ء	مبتدی	مرکز تنظیم لاہور
☆ 14 تا 20 فروری 99ء	ملتزم	مرکز تنظیم لاہور
☆ 14 تا 20 مارچ 99ء	خصوصی تربیت گاہ برائے ملتزم رفقاء	مرکز تنظیم لاہور
☆ 11 تا 17 / اپریل 99ء	مبتدی / ملتزم	راولپنڈی / اسلام آباد
☆ 8 تا 15 مئی 99ء	خصوصی تربیت گاہ برائے معلمین	مرکز تنظیم لاہور
☆ 13 تا 19 جون 99ء	مبتدی	آزاد کشمیر
☆ 11 تا 17 جولائی 99ء	مبتدی / ملتزم	قرآن اکیڈمی کراچی
☆ 8 تا 14 / اگست 99ء	مبتدی / ملتزم	میانڈم۔ سرحد
☆ 15 تا 21 اگست 99ء	خصوصی تربیت گاہ برائے ملتزم رفقاء	میانڈم۔ سرحد
☆ 12 تا 18 ستمبر 99ء	مبتدی	مرکز تنظیم لاہور
☆ 10 تا 16 / اکتوبر 99ء	مبتدی	ملتان
☆ 7 تا 13 نومبر 99ء	ملتزم	مرکز تنظیم لاہور

اگر ہم اپنی کوتاہیاں نظم بالا سے چھپانے میں کامیاب بھی ہو جائیں تو کیا یہ اللہ تعالیٰ سے مخفی رہ سکتی ہیں

—— تحریر : محمد سمیع' کراچی ——

گزشتہ نشست میں ہم نے سورۂ کہف آیت ۷۵ کے آئینہ میں اپنا جائزہ لیا تھا۔ آیئے آج ہم سورۂ بقرہ کی آیت ۲۸۵۔۲۸۶ پر غور کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی روشنی میں اپنا تجزیہ کرتے ہیں۔ پہلے اس کے ترجمہ پر نظر ڈالتے ہیں:

"رسول اس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اس رسول کو ماننے والے ہیں' انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ "ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے۔ ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی۔ مالک' ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔" اللہ کسی متنفس پر اس کی مقدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے اس کا پھل اس(ی) کے لئے ہی ہے اور جو بدی سمیٹی ہے اس کا وبال اسی پر ہے۔ (ایمان لانے والو' تم یوں دعا کیا کرو) اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں' ان پر گرفت نہ کر۔ مالک' ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ پروردگار! جس کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے وہ بوجھ ہم پر نہ رکھ۔ ہمارے ساتھ نرمی فرما' ہم سے درگذر فرما' ہم پر رحم کر' تو ہمارا مولیٰ ہے' کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔"

الحمدللہ' ہم مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے لہٰذا ہم مسلمان تھے اور ہیں' اللہ کو بھی مانتے ہیں اس کے رسولوں کی' کتابوں اور فرشتوں کو بھی۔ ہم تنظیم میں شمولیت سے پہلے دین کے اس محدود تصور سے بھی واقف تھے جو معاشرے میں معروف ہے۔ ایمان کا وہ کون سا پہلو ہے جو ہمارے سامنے تنظیم میں شمولیت کے نتیجے میں آیا ہے' وہ ہے اقامت دین کی فرضیت کا۔ دین کے داعی رسول اللہ ﷺ کے بارے میں قرآن کا ارشاد ہمارے سامنے ہے کہ وہ اس ہدایت پر ایمان لائے جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوئی۔ قرآن جیسی مستند گواہی تو ہمیں اپنی تنظیم کے داعی کے بارے میں نہیں مل سکتی' تاہم ہم قرآن سے ان کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اپنی طالب علمی کے زمانے میں ہی جب امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد میڈیکل کالج میں زیر تعلیم تھے' اقامت دین کی فرضیت کے شعور کے ساتھ جمعیت طلباء پاکستان میں داخل ہوئے۔ بعد ازاں جماعت اسلامی میں شمولیت اختیار کی۔ لیکن جب انہوں نے محسوس کیا کہ جس طریقۂ کار پر جماعت اسلامی گامزن ہو چکی ہے اس سے اقامت دین کی منزل نہیں مل سکتی تو انہوں نے اس سے علیحدگی اختیار کی۔ لیکن اس مشن سے دستبردار نہیں ہوئے۔ بلکہ اپنی ساری زندگی قرآن کریم پر غور و فکر کے لئے وقف کر دی جس کے نتیجے میں انجمن خدام القرآن اور بعد ازاں تنظیم اسلامی کا قیام عمل میں آیا۔ اسی احساس فرض نے انہیں دنیوی کیریئر کو تج دینے پر آمادہ کیا۔ آج یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ جس بے لوث جذبے کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی اس مشن کے ساتھ وقف کی ہے اس کی مثال وطن عزیز میں شاید ہی کوئی پیش کی جا سکے۔ یہ حقیقت بذات خود اس بات کی گواہی کے لئے کافی ہے کہ وہ اپنے مشن پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں۔ البتہ ہم رفقاء تنظیم اسلامی کے بارے میں یہ بات پورے وثوق کہنا مشکل ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر ایسا کیوں ہے؟ اس کی پہلی وجہ تو وہی مذہبی تصور ہے جو معاشرے میں رائج ہے جس کو ہمارے رفقاء اپنے ذہنوں سے کھرچنے میں کامیاب نہیں ہیں' الا ماشاء اللہ۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ تنظیم اسلامی کا موقف یہ ہے کہ اقامت دین کی جدوجہد فرض عین ہے جبکہ علماء کے نزدیک یہ فرض کفایہ کا درجہ رکھتی ہے۔ لیکن اس جدوجہد سے انحراف کے لئے یہ کوئی معقول جواز نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ رفقاء تنظیم اسلامی اقامت دین کی فرضیت کو راسخ کرنے کے لئے قرآن کریم کا مطالعہ کریں۔ سنت رسول ﷺ پر غور کریں اور پھر جس جدوجہد کے فرض عین ہونے کا جواز تنظیم اسلامی پیش کرتی ہے اس کو شعوری طور پر سمجھنے کی کوشش کریں۔ اگر پھر بھی بات سمجھ میں نہ آئے تو علماء ہی کی بات کو تسلیم کر کے اسے فرض کفایہ ہی کی حیثیت سے لیں۔ فرض کفایہ بھی اس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک کچھ لوگ اس فریضہ کو ادا کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ سوال یہ ہے کہ وہ ہم کیوں نہ ہوں؟ ہم اس سعادت سے کیوں محروم رہیں۔

اب آیئے ایک اور نکتہ کی طرف۔ اللہ کسی پر اتنا بوجھ نہیں ڈالتا کہ وہ اسے برداشت نہ کر سکے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی ایسا کر سکتا ہے کیونکہ اللہ اپنے بندوں کا خالق ہے اور وہ اس کی جملہ صلاحیتوں سے واقف ہے کیونکہ وہی ان صلاحیتوں کا عطا کرنے والا ہے۔ اس کا فرمان ہے کہ "بھلا وہ ہی نہیں جانے گا جس نے پیدا کیا" لیکن انسان سے انفرادی طور پر بھی غلطی ہو سکتی ہے اور یہی بات کسی تنظیم کے لئے بھی کہی جا سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے ایسا نظام وضع کیا ہو اور ایسی تنظیمی ذمہ داریاں اپنے رفقاء کے لئے وضع کی ہوں جو کچھ رفقاء کے لئے ناقابل عمل ہوں۔ لیکن ایک بات اچھی طرح جان لیجئے۔ جو بھی ذمہ داری تنظیم اپنے رفقاء کے لئے طے کرتی ہے وہ ایک ایسے رفیق کو پیش نظر رکھ کر کرتی ہے جو اوسط درجے کا ہو۔ ہو سکتا ہے وہ ذمہ داری کسی کے لئے ہلکی ہو اور کسی کے لئے دشوار۔ لیکن نظم نے ایسے رفقاء کے لئے جو ذمہ داریوں کو حسب منشا ادا نہ کر پائیں' مستثنیات (Exceptions) رکھے ہیں اور ان کو حاصل کرنے کے لئے طریقہ کار وضع کر دیا ہے۔ مثلاً اگر کوئی رفیق کسی اجتماع میں کسی وجہ سے شرکت کرنے سے قاصر ہو تو پیشگی معذرت کرے۔ اگر ہنگامی صورت حال میں ایسا ہو گیا ہے تو فون پر اطلاع کر دے یا فوری بعد معذرت کرے۔ کوئی مطلوبہ شرح پر اعانت ادا نہیں کر سکتا تو تحریری طور پر معقول وجہ پیش کر کے اس شرح میں تخفیف کرا لے۔ رپورٹ کی ترسیل عموماً ہمارے رفقاء کے لئے مشکل مرحلہ ہے۔ اس کی عمومی وجہ یہ ہے کہ کوئی اپنی کوتاہیوں یا خامیوں کو ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔ ہمیں غور کرنا چاہئے کہ اگر اپنی کوتاہیاں نظم سے چھپانے میں کامیاب بھی ہو جائیں تو کیا اللہ تعالیٰ سے یہ باتیں مخفی رہ سکتی ہیں۔ وہ تو سینوں میں چھپے بھیدوں کا جاننے والا ہے۔ اور ہم اپنی کوتاہیاں اس سے ہرگز نہیں چھپا سکتے جس کے لئے ہم اس عظیم مشن میں لگے ہیں۔ نظم پر ہماری کوتاہیاں واضح ہونی چاہیں تاکہ نظم ان کوتاہیوں کو دور کرنے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کر سکے۔

دعا کی اہمیت بار بار ہمارے سامنے بیان کی جاتی ہے۔ ہمیں اللہ سے دعا کو اپنا معمول بنانا چاہئے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہمیں اپنی خامیاں مستحضر ہوں۔ آیئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں ان پر گرفت نہ کر..... ہم پر رحم کر' تو ہی ہمارا مولیٰ ہے۔

پنڈی گھیپ کا شب بسری پروگرام

۲۶/ نومبر بروز جمعرات مسجد مصلیانوالی میں پروگرام کا آغاز ہوا۔ بعد نماز عصر محلے میں گشت کر کے لوگوں کو درس کی دعوت دی گئی۔ بعد نماز مغرب حافظ محمد زبیر کا درس سورۂ فاتحہ پر ہوا' انہوں نے وضاحت سے بیان کیا کہ انسان نے جو ہدایت رب سے مانگی وہ ہدایت کامل پورے قرآن کی صورت میں انسان کو مل گئی۔ درس کے بعد اجتماعی کھانا کھایا گیا جو رفقاء اپنے گھروں سے لے کر آئے تھے۔ بعد نماز عشاء تفہیم القرآن سے سورۃ الحجرات کا مطالعہ کیا گیا' بعد ازاں اس پر مذاکرہ ہوا جس میں کافی باتیں کھل کر سامنے آئیں کہ اس سورۂ مبارکہ سے بحیثیت مسلمان ہمیں کیا سبق ملا ہے اور بحیثیت رفیق تنظیم اسلامی ہم نے کیا سبق سیکھا۔ اس کے بعد سیرت صحابہؓ کے موضوع پر تمام رفقاء نے ایک ایک واقعہ بیان کیا اور اس سے حاصل ہونے والے سبق پر گفتگو کی۔

نماز فجر کے بعد حافظ غلام مرتضیٰ نے درس قرآن دیا جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو جو نفع بخش تجارت بتائی گئی ہے اس کے بارے میں بتایا گیا۔ بعد ازاں ناشتے سے فراغت کے بعد قاضی عبدالرحمٰن نوید کا درس قرآن ہوا۔ انہوں نے کہا کہ انقلابِ فرانس اور انقلابِ روس قرآن حکیم کی صرف دو آیات کی تشریح ہے اور اگر پورے قرآن کو نافذ کر دیا جائے تو یہ معاشرہ کیا سے کیا ہو جائے گا؟ جو لوگ قرآن کو صرف برکت کی کتاب سمجھتے ہیں' انہیں صرف برکت نصیب ہوتی ہے اور جو اسے کتاب ہدایت جان کر ہدایات لیتے ہیں انہیں ہدایت بھی ملتی ہے اور برکت بھی۔ اس کے بعد طاہر محمود نے "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" بیان کئے۔ بعد ازاں محمد سرفراز صاحب کا بیان نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں پر ہوا۔ محترم حاجی عبدالعزیز نے فکر آخرت پر درس دیا۔ محترم امین صاحب کی اجتماعی دعا پر پروگرام ختم ہو گیا۔

(رپورٹ : قاضی عبدالرحمٰن نوید)

فیصل آباد غربی کی دعوتی کاوش

ریلوے لائن سے منسلک منصورہ آباد پارک میں یہ دعوتی پروگرام بعد نماز عصر ہوا۔ رفقاء نے نماز جمعہ کے بعد دعوتی کام کیا اور لوگوں کو پروگرام میں شرکت کی دعوت دی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض نقیب اُسرہ نگہبان پورہ ڈاکٹر عبدالرؤف نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کی سعادت حافظ محمد ارشد نے ادا کی۔ غربی تنظیم کے امیر میاں محمد اسلم نے اپنے خطاب میں کہا کہ دینی فرائض کی بجا آوری ہی نجات اخروی کی ضروری شرط ہے۔ انہوں نے حکومت کے مجوزہ شریعت بل کا بھی ذکر کیا اور تنظیم اسلامی کا تعارف بھی لوگوں کے سامنے رکھا۔

یونیورسٹی کیمپس پشاور میں ہفت روزہ فہم القرآن کورس

تنظیم اسلامی پشاور کے تعاون سے اسرہ یونیورسٹی کے زیر اہتمام مدینہ مسجد یونیورسٹی کیمپس میں ۱۱/دسمبر تا ۱۷/دسمبر ۹۸ء ہفت روزہ فہم القرآن کورس کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی تشہیر کے لئے کیمپس میں ۱۸ جگہ اور شہر میں ۳ مختلف مقامات پر اشتہارات لگائے گئے۔ اسرہ یونیورسٹی کے نقیب انجینئر طارق خورشید نے پروگرام سے ایک ہفتہ پہلے روزانہ ذاتی ملاقاتوں کے ذریعے پروگرام کی اہمیت طلباء پر واضح کی نتیجتاً ان پروگراموں میں اوسطاً ۶۰ تا ۷۰ طلباء نے شرکت کی۔

فہم القرآن کورس کا پہلا لیکچر ڈاکٹر حافظ محمد مقصود نے "قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر دیا۔ موصوف اس لیکچر کے لئے صوابی سے بطور تشریف لائے۔ دوسرے اور تیسرے دن کے لیکچرز تبلیغی جماعت کے پروگراموں کی وجہ سے نہ کئے جا سکے۔ یہ لیکچرز "راہ نجات" اور "عظمت قرآن بزبان قرآن" کے موضوعات پر جمشید عبداللہ اور ضمیر اختر کے ذمے تھے۔ تبلیغی حضرات کی اس رکاوٹ کے باوجود تمام رفقاء کا رویہ نہایت مثبت رہا اور سامعین کی خواہشات کے پیش نظر انتظامیہ کو بقیہ پروگرام کی اجازت دینا پڑی۔

پروگرام کے چوتھے دن انجینئر یوسف علی نے "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کے موضوع پر بھرپور اور مدلل خطاب کیا۔ انہوں نے موضوع کو مختلف عنوانات میں تقسیم کیا۔ آخری دو عنوانات یعنی "نہی عن المنکر کی خصوصی اہمیت" اور "نہی عن المنکر کا نبوی طریق" کی وضاحت نے ایک مرتبہ حاضرین و سامعین کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔

پانچویں دن انجینئر طارق خورشید نے "مطالبات دین" کے عنوان سے مفصل خطاب کیا۔ انہوں نے ۵۰ منٹ کے خطاب میں "دین و مذہب کا فرق"' "دین اسلام کی موجودہ حیثیت" اور "مسلمانوں پر عائد فرائض" کو وائٹ بورڈ کی مدد سے سمجھایا اور بندگی' دعوت بندگی و نظام بندگی ایسے فرائض کی تشریح کے لئے قرآن و سنت اور موزوں اقوال و اشعار کا سہارا لیا۔ چھٹا لیکچر تنظیم اسلامی پشاور کے امیر جناب خورشید انجم کا "حقیقت و مراحل جہاد" کے موضوع پر تھا جو تبلیغی بھائیوں کے گشت کے بعد ان کے بیان کی نذر ہو گیا۔ آخری موضوع یعنی "پاکستان میں نظام خلافت کیا' کیوں' کیسے؟" پر مفصل خطاب نقیب اسرہ یونیورسٹی انجینئر طارق خورشید نے کیا۔ انہوں نے گزشتہ نشستوں کا خلاصہ بھی بیان کیا اور مختلف عنوانات کے تحت منہج انقلاب نبوی کی وضاحت کی۔

ان لیکچرز میں روزانہ حاضرین کی طرف سے کئے جانے والے سوالات کے جوابات بھی دیئے جاتے رہے۔ آخری روز نوید خلافت سے متعلق آیات و احادیث کا چار ورقہ بھی تقسیم کیا گیا۔ اس پروگرام سے لوگوں میں رجوع الی القرآن کا جذبہ پیدا ہوا ہے۔ احباب کا اصرار تھا کہ سلسلہ جاری رہنا چاہئے۔ (مرتب : طارق محمود)

لاہور جنوبی کا ماہانہ تنظیمی اجتماع

اتوار ۶/دسمبر صبح ساڑھے سات بجے لاہور جنوبی کے دفتر واقع سمن آباد میں ناظم حلقہ پنجاب شرقی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز حسب معمول قرآن حکیم کے درس قرآن سے ہوا جس کا شرف زون نمبر ایک کے نقیب اعلیٰ سہیل خورشید صاحب نے حاصل کیا۔ انہوں نے ایک اسلامی انقلابی جماعت میں امیر کے حقوق و فرائض تفصیل کے ساتھ قرآن و سنت کی روشنی میں بیان ہے۔ اس کے بعد زون نمبر ۳ کے نقیب اعلیٰ فیاض اختر میاں صاحب نے اپنا تفصیلی تعارف کروایا اور رفقاء کے سوالات کے جواب بھی دیئے۔ تینوں زونز کے نقباء اعلیٰ سہیل خورشید صاحب' سلیم قمر صاحب اور فیاض اختر میاں صاحب نے اپنے زون کی تنظیمی و دعوتی سرگرمیوں پر رپورٹس پیش کیں۔ اس ماہ بھی زون نمبر ا کی کارکردگی تنظیمی و دعوتی اعتبار سے سب سے اچھی رہی۔ ناظم لاہور جنوبی غازی محمد وقاص نے تنظیم کی مجموعی رپورٹ پیش کی جس میں دعوت فورم کے پروگرام کی تفصیل اور رفقاء کی انفرادی تنظیمی دعوتی سرگرمیاں پیش نظر رہیں۔

پروفیسر فیاض حکیم صاحب لاہور جنوبی کے نئے امیر نے امارت کا حلف اٹھایا۔ انہوں نے رفقاء سے درخواست کی کہ ان کے لئے تنہائی کے خصوصی لمحات میں دعا فرمائیں اور اقامت دین کی جدوجہد میں بھی بھرپور تعاون کریں۔ پروگرام کے اختتام پر ناظم حلقہ پنجاب شرقی جناب عبدالرزاق صاحب نے فرمایا کہ رپورٹ کے جائزہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس تنظیم میں دعوتی و تنظیمی کام بڑے نظم اور سلیقے کے ساتھ ہو رہا ہے جس کے لئے ذمہ دار رفقاء مبارک باد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جہاں ہم اپنی تربیت کے لئے اہتمام کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ہمیں لوگوں کو فرائض دینی کے جامع تصور سے آگاہ کر کے تنظیم میں بھی شامل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تنظیم کا کام اس معیار کے اعتبار سے کم ہے کہ اس ماہ کوئی نیا رفیق نہیں بنا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی کوششوں کو اس طرح متوازن کرنا چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ احباب تک دین کی دعوت پہنچائیں اور پھر انہیں تنظیم کے نظم میں بھی منسلک کریں اور خصوصی طور پر معتکف حضرات سے ذاتی رابطہ کر کے دعوتی لٹریچر پہنچائیں اور انہیں تنظیم کی دعوت سے بھی آگاہ کریں اور اپنی قوت میں اضافہ کریں۔

(رپورٹ : غازی محمد وقاص)

ماہنامہ ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد 8' شمارہ 1
سالانہ زرتعاون -/175 روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت: 36۔کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 03-5869501

معاونین برائے مدیر:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ فرقان دانش خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

مسلم اُمہ۔ خبروں کے آئینے میں (انتخاب: مرزا ندیم بیگ)

یہ ہے رمضان کا تحفہ' امریکی میزائلوں پر یہودی فوجیوں کا تحریری اعلان

رمضان سے چند روز قبل عراق پر کئے جانے والے حملوں میں جو امریکی گائیڈڈ کروز میزائل استعمال کئے گئے تھے ان پر جلی حروف میں تحریر تھا "یہ ہے رمضان کا تحفہ"۔ امریکی حکومت نے کہا ہے کہ یہ فوجیوں کی اپنے طور پر لکھی ہوئی تحریر ہے جسے امریکی حکومت کی نمائندگی نہیں کہا جا سکتا۔ امریکی اور یہودی فوجیوں کے اس تحریری اعلان سے امت مسلمہ اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتی ہے کہ عراق پر کئے گئے حملے دراصل عراق پر نہیں بلکہ براہ راست مسلمانوں پر کئے گئے تھے جو امریکیوں اور یہودیوں کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بھرے ہوئے بغض کا غماز ہیں۔

سرب ٹینکوں نے مسلم آبادی کو روند ڈالا

کوسوو میں سرب ٹینکوں نے مسلم آبادی کو روند ڈالا جس کے نتیجے میں ۱۹ مسلمان شہید اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ دوسری جانب نیٹو نے خبردار کیا ہے کہ اگر کوسوو میں جنگ بندی کی خلاف ورزی جاری رہی تو سربیا پر فضائی حملے کئے جائیں گے۔ سرب فوج نے دارالحکومت پرسٹینا کے قریب واقعہ ایک گاؤں اوبرانکا پر حملہ کر دیا۔ یورپ میں سلامتی و تعاون کی تنظیم کے مبصرین کے گروپ کے سربراہ ولیم واکر نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ بین الاقوامی مبصرین سرب فوج کی جارحیت رکوانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سربیا کی حکومت نے ہمارے اس مشورے پر عمل نہیں کیا کہ علاقے سے سرب فوج اور پولیس کو بڑی تعداد میں واپس بلایا جائے کیونکہ سرب فوج کی موجودگی ہی اشتعال انگیزی کا اصل سبب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علاقے کی پوری آبادی البانوی نژاد مسلمان ہے اور سب بری طرح ناراض ہیں ان کی کوسوو لبریشن آرمی کے جوان پہاڑوں میں پوزیشن سنبھالے بیٹھے ہیں۔

اسرائیل کا نام و نشان مٹانے تک جدوجہد جاری رہے گی' شیخ یٰسین

فلسطین کی اسلامی تحریک "حماس" کے بانی شیخ احمد یاسین نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن فلسطینیوں کے اتحاد کے دشمن ہیں اور ان کا غزہ کا حالیہ دورہ اس اتحاد میں دراڑ ڈالنے کی ایک کوشش تھی۔ شیخ احمد یاسین نے کہا کہ صدر کلنٹن فلسطینیوں کے دشمن اور اسرائیل کے دوست ہیں۔ انہوں نے اپنے حامیوں پر زور دیا کہ حماس کی جدوجہد اسرائیل کا نام و نشان مٹانے تک جاری رہے گی۔ فلسطینی اتھارٹی نے انہیں بدھ کو رہا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنی سرزمین کی آزادی تک ہم شہادت کے راستے پر چلتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ "حماس" فلسطینیوں کے اتحاد کی خاطر فلسطینی اتھارٹی کو اپنے تعاون کی پیشکش کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "حماس" امن چاہتی ہے تاکہ فلسطینیوں کو ان کے جائز اور پیدائشی حقوق مل سکیں۔

انڈونیشیا: بازار حسن کی انتظامیہ اور مظاہرین میں تصادم

انڈونیشیا کے شہر میڈان میں گزشتہ روز مظاہرین اور بازار حسن کے منتظمین کے درمیان تصادم ہوا جس کے نتیجے میں درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ ۵ ہزار سے زائد خواتین و حضرات پر مشتمل مظاہرین نعرے لگاتے ہوئے میڈان شہر کے بازار حسن گئے۔ مظاہرین رمضان المبارک کے احترام میں بازار حسن بند کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے جس پر بازار حسن کی انتظامیہ اور مظاہرین کے درمیان تصادم ہو گیا۔

تیونس میں قرآنی تعلیمات اور باجماعت نماز پر پابندی

طالبات کے چہروں سے نقاب نوچ لئے جاتے ہیں' پروفیسر راشد الغنوشی کا انٹرویو

تیونس کی اسلامی تحریک کے جلاوطن سربراہ پروفیسر راشد الغنوشی نے کہا ہے کہ تیونس میں تبدیلی ناگزیر ہو چکی ہے۔ یہ کب اور کیسے آئے گی سب کچھ اللہ کی مرضی اور منشا کے مطابق ہو گا۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ تیونس میں معاشی و سیاسی حالات بہتر ہیں وہ بہت بڑے دھوکے میں ہیں۔ ہفت روزہ ایشیا کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ اپوزیشن خصوصاً تحریک اسلامی کے کارکنوں کو قید بامشقت کیلئے جیلیں کم پڑ جانے پر سکولوں کو خالی کروا لیا گیا اور 80 لاکھ کی آبادی میں 30 ہزار کارکنوں کو حوالۂ زنداں کر دیا گیا ہے۔ حکومت نے کمیونسٹوں کے ذریعے قرآن کی تعلیم' مساجد میں نمازوں کی ادائیگی اور اسلامی خطبات بند کرا دیئے ہیں۔ حجاب پر پابندی پر سختی سے عملدرآمد کے لئے طالبات کے چہروں سے نقاب نوچ لئے جاتے ہیں جبکہ پردہ دار خواتین کو خواہ وہ حاملہ ہی کیوں نہ ہوں' ہسپتالوں میں علاج کی سہولتیں دینے سے انکار کر دیا جاتا ہے۔ پہلے ظلم کا نشانہ صرف اسلامی تحریکوں کے کارکن ہی بنتے تھے' اب کمیونسٹ پارٹی تیونس' انسانی حقوق کے علمبردار اور آزاد نمائندے بھی ان کی آہنی گرفت سے نہیں بچتے۔ آزادی اظہار پر مکمل پابندی ہے جو کوئی اس حق کے حصول کیلئے کوشش کرتا پایا جائے اسے فوراً پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے۔ پوری عرب اور مسلمان ریاستوں میں سے تیونس واحد مسلمان ملک ہے جہاں مائیکل جیکسن کے شرمناک کنسرٹ کروائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تیونس میں ہم نے خود کو اسلامی نظریئے سے ہی مسلح کیا ہے اور تشدد اور بے چینی کا راستہ اختیار نہیں کیا۔

کویت: تیل کی قیمتوں میں کمی' عوام قربانی کے لئے تیار رہیں

کویت کی حکومت نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ تیل کی قیمتوں میں کمی کے پیش نظر قربانیوں کیلئے تیار ہو جائیں اس لئے کہ کویت کی بیشتر آمدنی کا انحصار تیل کی فروخت پر ہے۔ وزیر خزانہ ڈاکٹر علی سلیم الصباح نے کہا کہ تیل کی قیمتوں میں کمی کے نتیجے میں آئندہ سال کے بجٹ کے خسارے میں مزید ٦٦ کروڑ ڈالر کا اضافہ ہو جائے گا۔ سلیم الصباح نے بنیادی اشیاء مثلاً بجلی وغیرہ کیلئے سبسڈی ختم کرنے کی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس سے جو رقم بچے گی وہ حقیقی معنوں میں ضرورت مند افراد کو فراہم کی جائے۔

افغانستان: عالم اسلام عالمی دہشت گردی کے مقابلے کیلئے کمربستہ ہو

اسلامی امارت افغانستان کی وزارت خارجہ نے عراق پر امریکی اور برطانوی فضائیہ اور میزائل حملوں کی مذمت کرتے ہوئے اپنے ایک اعلامیہ میں کہا ہے کہ چند ہی دن قبل اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کے علمبردار عالمی اداروں نے انسانی حقوق کا پچاسواں عالمی دن منایا لیکن اب عراق ان ہی انسانی حقوق کے علمبرداروں کے حملوں کی زد میں ہے۔ یہ عالم اسلام پر حملہ ہے اور مسلمانوں کے لئے شدید غم و غصے کا باعث بنا ہے۔

ایران میں خواتین کی اسلامی اسمبلی کا اجلاس

ایران میں خواتین کی اسلامی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ اس اسمبلی کی سربراہ پارلیمنٹ مجلس کی رکن فاطمہ کروبی نے اپنے افتتاحی بیان میں کہا کہ صرف خواتین پر مبنی تنظیموں کے قیام کی ضرورت ہے تاکہ عورتوں کی اہلیتوں کا بہتر استعمال کیا جا سکے۔